اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِس حقیقت کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ سابق سوویت یونین میں "رشین فیڈریشن" کو اپنے رقبے، آبادی اور انسانی و قدرتی وسائل کے اعتبار سے کلیدی حیثیت حاصل تھی اور سوویت یونین کے خاتمے کے بعد "آزاد ریاستوں کی دولتِ مشترکہ" میں بھی اِسے یہ برتری حاصل ہے، مگر یہ سمجھا جاتا تھا کہ اب "رشین فیڈریشن" کے اربابِ سیاست و حکومت اُن پالیسیوں سے اجتناب کریں گے جن کے باعث سابق سوویت یونین کو عالمی سطح پر سُبکی کا سامنا کرنا پڑا۔ افغانستان میں مداخلت اور وہاں اپنی پسند کے مہروں کو حکمران دیکھنے کی خواہش سے سابق سوویت حکمرانوں کو کیا حاصل ہوا؟ اِس سے نہ صرف ساری دُنیا بلکہ خود اہلِ روس واقف ہیں۔

سابق سوویت یونین کی نوآزاد ریاستیں مختلف النوع مسائل کا شکار ہیں۔ ماحولیاتی ابتری، اقتصادی بحران، سیاسی بے چینی اور مختلف قومیتوں کے درمیان جذباتی غیر ہم آہنگی بڑھتے بڑھتے مسلح تصادم تک پہنچ چکی ہے جس کے مظاہر ابخازیا کے بحران، آرمینیا - آذربائیجان کشمکش اور تاجکستان کی خانہ جنگی سے عیاں ہیں۔ ان تینوں مسلح تصادموں میں "رشین فیڈریشن" کا ایک کردار ہے۔ سابق سوویت افواج کا کنٹرول اُس کے پاس ہے، تمام جنگی ساز و سامان اور آلات پر اُس کی اجارہ داری ہے اور عسکری مفادات کے تحفظ کے لیے اُس کی افواج دولت مشترکہ کی ہر ریاست میں موجود ہیں۔ ان تصادموں میں "دولتِ مشترکہ" اور اِس کی شریکِ غالب "رشین فیڈریشن" نہ صرف مسائل کے حل کا کوئی قابلِ قبول طریقہ وضع کرنے میں ناکام رہی ہے بلکہ تاجکستان میں اُس نے فریق کی حیثیت اختیار کرلی ہے۔

تاجکستان کی کشمکش سابق آمرانہ سیاسی نظام اور ابھرتی ہوئی جمہوری - اسلامی اقدار کے درمیان تصادم ہے۔ عوامی سطح پر سابق کمیونسٹ ناقابل اعتبار ہو چکے ہیں اور عوام اپنی قسمت کا فیصلہ کرنے کا اختیار انہیں دینے کو تیار نہیں۔ عوامی احتجاج کے نتیجے میں اُنہیں اقتدار سے ہٹنا پڑا مگر تاجکستان کی جمہوری - اسلامی قوتوں کی یہ کامیابی بعض ہمسایہ نوآزاد ریاستوں کو پسند نہیں کیوں کہ وہ اپنے تاجک کمیونسٹ بھائی بندوں سے چنداں مختلف نہیں۔ ان ہمسایہ حکمرانوں اور "رشین فیڈریشن" کے زیر انتظام افواج کی مدد سے تاجکستان کے سابق کمیونسٹ ایک بار پھر اقتدار پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں اور تاجکستان کی آبادی کا ایک حصہ ہمسایہ ملک افغانستان میں نقلِ مکانی پر مجبور ہو گیا ہے۔

اس آبادی کے لیے یہی کیا کم تھا کہ اپنے گھر بار سے دور خیموں میں بے بسی کی زندگی بسر کر رہی ہے بلکہ سرحد پار سے حملوں کی آڑ لے کر "رشین فیڈریشن" کے زیرِ انتظام افواج نے انہیں اپنے حملوں کا نشانہ بنالیا۔ یہ صورتِ حال افغانستان کے خلاف سابق سوویت یونین کی اختیار کردہ پالیسی سے کچھ زیادہ مختلف نہیں۔ افغانستان کے رہنماؤں نے اپنے ملک کی فضائی حدود کی خلاف ورزی پر نہ صرف شدید احتجاج کیا ہے بلکہ یہ کہا ہے کہ اگر یہی صورتِ حال جاری رہی تو حالات خراب تر ہوسکتے ہیں۔

بگڑتی ہوئی صورتِ حال میں عالمی برادری نیز اقوام متحدہ اور آرگنائزیشن آف اسلامک کانفرنس (OIC) جیسی تنظیموں کا اخلاقی فرض ہے کہ وہ تاجکستان کے بحران میں تاجک مہاجرین کی مدد کریں، انہیں اپنے وطن واپس جانے کے وسائل مہیا کریں اور اپنا اثر ورسوخ استعمال کرتے ہوئے "رشین فیڈریشن" کو ایسا رویّہ اختیار کرنے پر آمادہ کریں جو "آزاد ریاستوں کی دولتِ مشترکہ" میں اُس کی غیر جانبدارانہ پوزیشن کو واضح کرے۔